خطبہ نمبر 25

مقام صحابیت اور
حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

صحابی رسول ﷺ، کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بغض کا علاج کرنے والی لاجواب تحریر

خوب ایصال ثواب کیجیے

خطبات جمعہ

مولانا ظہیر مصباحی صاحب

(نگران :- سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

مجلسِ ادارت:

مولانا مبارک حسین صابری

(مبلغ :- سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

مولانا جابر حسین ریحانی

(مبلغ:- سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

پیش کش:- نوری تربیتی سینٹر، (مرکز:- سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

HERA ISLAMIC CHANNEL JAMBUSAR

مقام صحابیت اور

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

خطبہ نمبر 25

صحابی رسول ﷺ، کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بغض کا علاج کرنے والی لا جواب تحریر

خوب ایصال ثواب کیجیے

خطبات جمعہ

مولانا ظہیر مصباحی صاحب

(نگران :- سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

مجلسِ ادارت:

مولانا مبارک حسین صابری

(مبلغ :- سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

مولانا جابر حسین ریحانی

(مبلغ:- سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

پیش کش:- نوری تربیتی سینٹر، (مرکز:- سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

HERA ISLAMIC CHANNEL JAMBUSAR

پہلے اسے پڑھیئے!

اس خطبہ جمعہ میں آپ بیان کر سکیں گے:

سرکار دو عالم ﷺ نے اپنے صحابہ کو کس قدر شرف صحبت سے نوازا۔

صحبت کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

ولی کی صحبت میں بیٹھنے والا محروم نہیں تو پھر نبی کی صحبت میں بیٹھنے والا کیسے محروم رہ سکتا ہے؟

کوئی غوث قطب ولی کسی صحابی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا۔

کیا صحابی پر تنقید کرنا جائز ہے؟

صحابی پر اعتراض، اللہ کے کمال قدرت اور محبوبیت مصطفی پر اعتراض کرنا ہے۔

تاریخ اور قرآن کا ٹکراؤ ہو تو کسے مانیں؟

صحابہ کے بارے میں قرآن کیا کہتا ہے؟

مشاجرات صحابہ کے بارے میں امام اہل سنت کی نصیحت۔

قرآن کے مقابل تاریخ ماننے کا انجام۔

کیا تحقیق کے بہانے صحابہ پر تنقید کرنا جائز ہے؟

پیش کش: نوری تربیتی سینٹر، مرکز: سنی دعوت اسلامی جمبوسر

لکَ الحَمْدُ یا اَللّٰہ، خَلَقتَنا وھَدَیْنا وَاَنْقَضْتَنا مِنَ النّارِ، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلَامُ علَیْکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ، لَقَدْ بَلَّغتَ الرِسالۃَ وَاَدَّیْتَ الْاَمانَۃَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّۃَ وَمَحَوْتَ الظُّلْمَۃَ وَاَرْشَدْتَنَا اِلَی السنُّۃِ وَالْجَماعۃِ وَبِکَ تَوَجَّھْنَا اِلیٰ رَبِّنَا فِی ھٰذِہِ السَّاعَۃِ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَعَلیٰ اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ اَجْمَعِیْن۔

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ (الکھف)

الصلوٰۃ والسلام علیك یا خاتم النبیین

وعلی آلك واصحابك یا سیدی یا خاتم المعصومین

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ

اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں۔

Al-Kahf : 28-18

دوستان محترم! تلاوت کردہ آیت مبارکہ میں اللہ رب العزت نے اپنے محبوب مصطفی جان رحمت ﷺ سے ان کے صحابہ کو شرف صحبت سے مشرف رکھے رہنے کا حکم عطا فرمایا۔

حالات کچھ یوں بنے کہ سرداران قریش نے اللہ کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں یہ مطالبہ کیا کہ آپ! بلال، عمار، خباب، صہیب، ابن مسعود (رضی اللہ تعالی عنہم) وغیرہ کمزور صحابہ اور فقراء مسلمین کو اپنے سے دور کردیں تو ہم

آپ کے پاس آکر بیٹھیں گے، سرداران قریش کے اس مطالبے پر تلاوت کردہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

حافظ عمادالدین ابن کثیر، اسی آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اجْلِسْ مَعَ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ وَيُهَلِّلُونَهُ، وَيَحْمَدُونَهُ وَيُسَبِّحُونَهُ وَيُكَبِّرُونَهُ، وَيَسْأَلُونَهُ بُكْرَةً وَعَشِيًّا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ، سَوَاءً كَانُوا فُقَرَاءَ أَوْ أَغْنِيَاءَ أَوْ أَقْوِيَاءَ أَوْ ضُعَفَاءَ. (تفسیر ابن کثیر)

اے محبوب! آپ ان جاں نثاروں کو شرف صحبت عطا فرمائیں جو اللہ کا ذکر کرتے ہیں اس کی حمد بیان کرتے ہیں اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اس کی کبریائی کا خطبہ پڑھتے ہیں اور صبح و شام اسی سے سوال کرتے ہیں چاہے وہ فقیر ہوں یا مالدار، طاقتور ہوں یا کمزور۔

دوستان محترم! چند گھڑیوں کی جن کی رفاقت ذروں کو آفتاب اور کانٹوں کو گلاب بنا دیتی ہے آج وہ نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو اپنی صحبتوں سے نواز تے ہوے ارشاد فرماتے ہیں:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يُمِتْنِي حَتَّى أَمَرَنِي أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَ رِجَالٍ مِنْ أمتي، معكم المحيا ومعكم الممات. (تفسير القرطبي)

تمام تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جس نے دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے مجھے اس بات کا حکم دیا کہ میں اپنی امت کے صحابہ کے ساتھ رہوں، اے میرے صحابہ! میرا جینا بھی تمہارے ساتھ اور دنیا سے جانا بھی تمہارے ساتھ۔

یاد رکھیں! اللہ کی ساری مخلوق کے لیے منبع فیض و کرم حضور سید المرسلین ﷺ کی ذات بابرکات ہیں۔

امام اہلسنت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

کیوں نہ زیبا ہو تجھے تاجوری، تیرے ہی دَم کی ہے سب جلوہ گری
مَلَک و جن و بشر حور و پری، جان سب تجھ پہ فدا کرتے ہیں

جن کی صحبت وسنگت کے مشتاق رسل ملائکہ کے سردار جبرئیل امین بھی ہیں،

علامہ حسن رضا بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

بے لقائے یار ان کو چین آجاتا اگر
بار بار یوں نہ آتی جبریل سدرہ چھوڑ کر

دوستان محترم! نوری ملائکہ ہوں یا جن و بشر، حیوانات و بہائم ہوں یا چرند پرند ہر کوئی اس نبی ذی جاہ کے دربار میں چند گھڑیاں گزارنے کا متمنی اور خواہش مند رہتا ہے آج اس نبی ذی شان سے ان کا خدا فرمارہاہے اے ہمارے محبوب! اپنے جاں نثاروں کو تھوڑی دیر کے لیے بھی اپنی بافیض صحبت و سنگت سے جدا نہ کرنا۔

یاد رکھیں! صحبتیں مؤثر ہوتی ہیں، صحبتیں افیکٹو ہوتی ہیں،

صحبتیں اس قدر موثر ہوتی ہیں کہ شیخ سعدی رحمتہ اللہ تعالی علیہ ایک مثال کے ذریعہ اس کے اثرات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: شعر۔

گلے خوشبوئے در حمام روزے
رسید از دست محبوبے بدستم

ترجمہ: ایک دن خوشبودار مٹی حمام
میں مجھے ایک دوست کے ہاتھوں سے ملی

شعر: بدو گفتیم کہ مشکی یا عبیری
کہ از بوئے دلآویز تو مستم

ترجمہ: میں نے اس مٹی سے کہا کہ تو مشک ہے ، یا عنبر ہے
کہ تیری دلآویز خوشبو نے مجھے مست کر دیا ہے

شعر: بگفتا من گلے ناچیز بودم
ولیکن مدتے با گل نشستم

ترجمہ: یہ سن کر مٹی نے جواب دیا کہ میں تو وہی ناچیز مٹی ہوں
لیکن مدتوں تک پھولوں کی صحبت میں رہی ہوں

شعر: جمال ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

ترجمہ: ہمنشیں کے جمال نے مجھ پر بھی اثر کیا مجھے معطر کر دیا
ورنہ میں تو وہی ناچیز مٹی ہوں جو پہلے تھی۔

دوستان محترم! آپ غور فرمائیں تلوں کو اگر ایک رات پھولوں میں بسا دیا جائے تو وہ تل پھولوں کے مظہر ہو جاتے ہیں اور ان کا تیل بھی خوشبودار ہو جاتا ہے،

یاد رکھیں! تلوں کو محض ایک رات پھولوں کی صحبت مل جائے تو تلوں میں صحبت کا اتنا اثر آجاتاہے کہ اس کا تیل بھی خوشبودار ہوجاتا ہے،

جب مٹی کو پھولوں کی صحبت مل جائے تو وہ صحبت مٹی کو خوشبودار بنا دیتی ہے تو نبیوں کے امام سید المرسلین خاتم الانبیاء ﷺ کی صحبت کے اثرات کا عالم کیا ہو گا۔

صالحین ذاکرین اولیاء اللہ کی صحبت میں بیٹھنے والا بلکہ اپنی کسی دنیاوی غرض کے لیے جاتا ہوا شخص ان کی صحبت میں محض چند گھڑیوں کے لیے بیٹھ گیا اس کی عظمتوں کا عالم یہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

فیقولون: ربَّنا إنَّ فیهم عَبدَك الخطّاءَ فلانًا، مَرَّ بهم لحاجةٍ له فجلَسَ إلیهم، فقال اللهُ عزَّ وجَلَّ: أولئك الجُلساءُ لا یَشقى بهم جَلیسُهم. (الترمذي)

قَالَ- فَيَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فُلاَنٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ، قَالَ فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لاَ يَشْقَى بِهِمْ جلیسهم» (رواه مسلم)

جب ایک گنہگار شخص اپنی کسی دنیاوی غرض کی وجہ سے گزر رہا تھا اور وہ محض چند گھڑیاں صالحین کی صحبت میں بیٹھ گیا اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے وہ بھی میری رحمتوں سے محروم نہیں، جب "گنہگار" "ولی" کی صحبت میں بیٹھے تو ولی کی صحبت کا فیض یہ ہوتا ہے کہ وہ فضل الہی سے محروم نہیں رہتا تو صحابہ کرام جیسے پاکیزہ، قدسی صفات جانثار نبیوں کے امام سید المرسلین ﷺ کی صحبت میں بیٹھیں تو ان کو اللہ رب العزت نے اپنی کس قدر رحمتیں عطا فرمائی ہوں گی۔

اللہ کے رسول ﷺ کی صحبت ہی کی وجہ سے صحابہ کرام کا مرتبہ اتنا بلند اور ارفع و اعلیٰ ہوا جس کا اندازہ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی اس عبارت سے لگائیں آپ لکھتے ہیں: "

من القواعد المقررة أنّ العلماء والأولیاء من الأمة لم یبلغ أحد منهم مبلغ الصحابة الکبراء۔ (المرقاة کتاب الفتن، تحت الحدیث : 5401 ، ج 10 ، ص 32)

یہ قاعدہ مسلمہ ہے کہ امت کے تمام علماء اور اولیاء مل کر کسی ایک صحابی کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتے۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:
محبوب ﷺ کے سب ہم نشینوں اور گلستانِ صحبت کے ہر ہر فرد بشر ان کا (بارونیکوکار) سرور، عدول و اخیارو اتقیاء و ابرار کا سردار (اور امت کے تمام عدل گستر، عدل پرور، نیکو کار، پرہیز گار اور صالح بندوں کے سر کا تاج ہے) تابعین سے لے کر تا بقیامت امت کا کوئی ولی کیسے ہی پایہ عظیم کو پہنچے صاحبِ سلسلہ ہو خواہ غیر ان کا، ہرگز ہرگز ان (یعنی صحابہ) میں سے ادنی سے ادنی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا، اور ان میں ادنی کوئی نہیں ۔(الفتاوی الرضویۃ ، ج ۲۹ ، ص ۳۵۷)۔

اسی حوالے سے حضور صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:
عقیدہ: کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو، کسی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچتا۔ (بہار شریعت)

حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: صحابی تمام جہان کے مسلمانوں سے افضل، روئے زمین کے سارے ولی غوث، قطب ایک صحابی کے گرد قدم کو نہیں پہنچتے، یہ وہ حضرات ہیں جنہیں رب نے اپنے محبوب کی صحبت کے لیے چنا۔(مرآت المناجیح ج8 ص307)

صحابی ہر وہ مسلمان ہے جو حالتِ اسلام میں اس چہرہ خدا نما (اور اس ذاتِ حق رسا) کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور اسلام ہی پر دنیا سے گیا۔ (مرد ہو خواہ عورت، بالغ ہو خواہ نابالغ)(فتاویٰ رضویہ ج29 ص 348)

کیا کسی صحابی پر تنقید کی جاسکتی ہے؟

واعتقاد أہل السنة والجماعة تزكية جميع الصحابة رضي الله عنهم وجوباً بإثبات العدالة لكل منهم والكف عن الطعن فيهم، والثناء عليهم كما أثنى الله سبحانه وتعالى عليهم إذ قال : { كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ }) وقال تعالى : { وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ } وسطاً، أي : عدولاً خياراً ۔ (المسامرة "، ص ٣١٣)

اہل سنت و جماعت کے نزدیک یہ عقیدہ رکھنا واجب ہے کہ تمام صحابہ کرام پاک ہیں کیونکہ ان میں سے ہر ایک عادل ہے اور ان میں سے کسی پر بھی طعن نہ کرنا عقیدہ اہلسنت میں واجب ہے اور ان کی ثنا خوانی کرنا جیسا اللہ نے ان کی تعریف کی ہے واجب ہے کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: تم اگلی تمام امتوں میں بہترین امت ہو اور ہم نے تمہیں افضل امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو یعنی عدل و انصاف والے بنایا۔

ذهب جمهور العلماء إلى أنّ الصحابة رضي الله عنهم كلّهم عدول قبل فتنة عثمان وعلي وكذا بعدہا ، ملتقطاً ۔(شرح العقائد النسفية ، ص ١٦٢)

جمہور علماء کا مذہب یہی ہے کہ تمام صحابہ کرام عادل ہیں۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

بالجملہ ارشاداتِ خدا و رسول عزّ مجدہ ﷺ سے (اس پاک فرقہ اہل سنّت و جماعت نے اپنا عقیدہ اور) اتنا یقین کرلیا کہ سب (صحابہ کرام) اچھے اور عدل و ثقہ، تقی، نقی ابرار (خاصان پروردگار) ہیں۔(فتاویٰ رضویہ جلد 29 ص 360)

صدرالشریعہ بدر الطریقہ علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

عقیدہ: تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہلِ خیر و صلاح ہیں اور عادل، ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ (بہار شریعت)

دوستان محترم! علم حدیث کا ایک شعبہ علم اسماء الرجال ہے اور علم اسماء الرجال میں راویان حدیث پر نقد و جرح کی جاتی ہے یعنی ان کے احوال زندگی پر اس علم میں ڈسکس کی جاتی ہے کہ ان کا استاد کون تھا؟ کس سے انہوں نے پڑھا ہے؟ جوانی، بڑھاپا کیسا گزرا؟ جب یہ حدیث کی روایت کر رہے تھے اس وقت ان کی ذہنی توانائی کیسی تھی؟ بھول جانے کی بیماری تو نہیں تھی؟ وہم کی بیماری تو نہیں تھی؟ جھوٹ کذب خیانت دھوکا بد عملی اعلانیہ فسق وغیرہ سے متہم تو نہیں تھے؟ یہ ساری باتیں راویان حدیث کے احوال سے متعلق کی جاتی ہیں ولیکن تمام محدثین، علم اسماء الرجال کے ماہرین، ناقدین و جارحین نے اس بات پر اتفاق کر لیا کہ "الصحابة کلھم عدول صغارھم و کبارھم" تمام صحابہ کرام عادل اور ثقہ ہیں، چاہے چھوٹے ہوں یا بڑے، سند حدیث کی جرح و تعدیل میں صحابہ مستثنیٰ ہیں رجال سند کے بیان میں تابعی سے ابتدا ہوتی ہے صحابہ کرام اپنی مسلمہ عدالت وثقاہت کی بنا پر نقد و جرح سے خارج ہیں، ناقدین حدیث کے سامنے:

"رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم" يا "أنه قد صحب النبي صلى الله عليه وسلم" يا "أنه صحابي"

کہ دینا کافی ہے۔

دوستان محترم! جن علماء محدثین کا کام ہی ہے راویان حدیث پر نقد و جرح کرنا، تنقید کرنا مگر وہ بھی صحابی کا نام آتے ہی اپنا قلم اٹھا لیتے ہیں نقد و جرح نہیں کرتے وہ اس لیے صحابہ پر نقد و جرح نہیں کرتے کہ وہ جانتے ہیں کہ نبی ﷺ کے تمام صحابہ عادل اور ثقہ ہیں، منصف اور پرہیز گار ہیں جب

اتنا زیادہ علم رکھنے والے حضرات محدثین، صحابہ پر تنقید نہیں کرتے تو آج چھوٹے چھوٹے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ صحابہ کرام بالخصوص سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ پر لعن طعن کرتے ہیں!!!
آؤ! میں آپ کو خاندان اہل بیت کے ایک فرد فرید مفسر قرآن حبرالامہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا اس حوالے سے طریقہ عمل بتاؤں:

عن عبدالله بن أبي مليكة: أَوْتَرَ مُعاوِيَةُ بَعْدَ العِشاءِ بِرَكْعَةٍ، وعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبّاسٍ، فأتى ابْنَ عَبّاسٍ، فَقالَ: دَعْهُ؛ فإنَّه قدْ صَحِبَ رَسولَ اللَّهِ صَلّى اللهُ عليه وسلَّمَ. (صحيح البخاري ٣٧٦٤)

عن عبدالله بن أبي مليكة: قِيلَ لِابْنِ عَبّاسٍ: هلْ لكَ في أمِيرِ المُؤْمِنِينَ مُعاوِيَةَ؛ فإنَّه ما أوْتَرَ إلّا بواحِدَةٍ؟ قالَ: أصابَ؛ إنَّه فقِيهٌ. (صحيح البخاري ٣٧٦٥)

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے عشاء کے بعد ایک رکعت وتر کی نماز پڑھی اور ان کے پاس حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکایت کی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ان کو چھوڑ دو انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کی صحبت پائی ہے یعنی وہ صحابی رسول ﷺ ہیں۔
ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا گیا کہ آپ کی امیرالمومنین حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے متعلق کیا رائے ہے کیونکہ انہوں نے وتر کی صرف ایک رکعت پڑھی ہے

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا انہوں نے (اپنے نزدیک) صحیح عمل کیا وہ فقیہ ہیں یعنی مجتہد ہیں۔

دوستان محترم! یہاں ایک نہایت قابل توجہ تاریخی بات کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جب خوارج حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کے مقابل آئے تو حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں سمجھانے کی اجازت طلب کی اور آپ کے سمجھانے پر تقریبا پانچ ہزار خوارج تائب ہوگئے اور باقیوں کو تہ تیغ کر دیا گیا ولیکن جب سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا معاملہ سامنے آیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ، حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ سے ان کے معاملات کو نظر میں رکھ کر سوال کرنے والے کے سامنے ان پر لعن طعن نہیں کرتے بلکہ ان کے شرف صحابیت کو نظر میں رکھتے ہوئے سائل کو خاموش کر دیا بس آج بھی اہل بیت اطہار کے اس فرد فرید کی سنت پر عمل کی ضرورت ہے۔

سرکار سیدنا ابوالحسین نوری میاں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

علماء کرام فرماتے ہیں کہ جنگِ جمل و صفین میں جو مسلمان ایک دوسرے کے مقابل آئے ان کا حکم خطائے اجتہادی کا ہے، لیکن اہل نہروان جو مولا علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کی تکفیر کرکے بغاوت پر آمادہ ہوئے وہ یقیناً فساق، فجار، طاغی وباغی تھے اور ایک نئے فرقہ کے ساعی و ساتھی جو خوارج کے نام سے موسوم ہوا اور اُمّت میں نئے فتنے اب تک اسی کے دم سے پھیل رہے ہیں۔ (سراج العوارف ص 60)

اسی لئے امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اے للہ! تیری برکت والی رحمت اور ہمیشگی والی عنایت اس پاک فرقہ اہل سنت و جماعت پر، جس نے تیرے محبوب ﷺ کے سب ہم نشینوں اور گلستانِ صحبت کے گل چینوں کو (ہمیشہ ہمیش کسی استثناء کے بغیر) نگاہِ تعظیم و اجلال (اور نظرِ تکریم و توقیر) سے دیکھنا اپنا شعار و دثار (اپنی علامت و نشان) کرلیا اور سب کو چرخِ ہدایت کے ستارے اور فلکِ عزت کے سیّارے جاننا، عقیدہ کرلیا۔ (فتاویٰ رضویہ ج29 ص)

صحابی پر اعتراض، اللہ کے کمال قدرت اور محبوبیت مصطفی پر اعتراض کرنا ہے

ان (اعلٰی درجاتِ والا مقامات صحابہ کرام) کی قدر و منزلت وہی خوب جانتا ہے جو سید المرسلین ﷺ کی عزت و رفعت سے آگاہ ہے۔ (اس کا سینہ انوارِ عرفان سے منور اور آنکھیں جمال حق سے مشرف ہیں، حق پر چلتا، حق پر جیتا اور حق کے لیے مرتا ہے اور قبول حق اس کا وطیرہ ہے) آفتاب نیمروز (دوپہر کے چڑھتے سورج) سے روشن تر کہ محب (سچا چاہنے والا) جب قدرت پاتا ہے اپنے محبوب کو صحبتِ بد (برے ہم نشینوں اور بدکار رفیقوں) سے بچاتا ہے۔ (اور مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا مانتا ہے کہ) حق تعالٰی قادر مطلق (اور ہر ممکن اس کے تحت قدرت ہے) اور (یہ کہ) رسول اللہ ﷺ اس کے محبوب و سید المحبوبین (تمام محبوبانِ بارگاہ کے سردار و سر کے تاج) کیا عقل سلیم (بشرطیکہ وہ سلیم ہو) تجویز کرتی (جائز و گوار رکھتی) ہے کہ ایسا قدیر (فعال لمّا یرید جو چاہے اور جیسا چاہے کرے) ایسے عظیم ذی وجاہت، جانِ محبوبی وکانِ عزت (کہ جو ہوگیا، جو ہوگا، اور جو ہورہا ہے انہیں کی مرضی پر

ہوا۔ انہیں کی مرضی پر ہوگا اور انہیں کی مرضی پر ہورہا ہے۔ ایسے محبوب ایسے مقبول) کے لیے خیار خلق کو) (کہ انبیاء و مرسلین کے بعد تمام خلائق پر فائق ہوں۔ حضور کا صحابی) جلیس و انیس (ہم نشین و غمخوار) و یارو مدد گار مقرر نہ فرمائے (نہیں ہر گز نہیں تو جب کہ مولائے قادر و قدیر جل جلالہ نے انہیں، ان کی یاری و مدد گاری، رفاقت و صحبت کے لیے منتخب فرمالیا تو اب) جو ان میں سے کسی پر طعن کرتا ہے جناب باری تعالیٰ کے کمال حکمت و تمام قدرت (پر الزام نقص و ناتمامی کا لگاتا ہے) یارسول اللہ ﷺ کی غایت محبوبیت (کمال شانِ محبوبی) و نہایت منزلت (وہ انتہائے عزت وجاہت اوران مراتب رفیعہ اور مناصب جلیلہ) پر حرف رکھتا ہے۔ (جو انہیں بارگاہِ صمدیت میں حاصل ہیں تو یہ مولائے قدوس تعالیٰ شانہ کی بارگاہ میں یا اس کے محبوب ﷺ کی جناب پاک میں گستاخانہ زبان درازی و دریدہ دہنی ہے اور کھلی بغاوت) اسی لیے سرورِ عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اللہ اللہ فی اصحابی، لاتتخذوھم غرضاً من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اذاھم فقداٰذانی ومن اٰذانی فقد اذی اﷲ ومن اذی اﷲ فیوشک ان یا خذہ۔رواہ الترمذی

خدا سے ڈرو! خدا سے ڈرو! میرے اصحاب کے حق میں انہیں نشانہ نہ بنالینا میرے بعد جو انہیں دوست رکھتا ہے میری محبت سے انہیں دوست رکھتا ہے، اور جوان کا دشمن ہے میری عداوت سے ان کا دشمن ہے، جس نے انہیں ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی، اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے للہ کو ایذا دی، اور جس نے للہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ للہ تعالیٰ اس کو گرفتار

کرلے۔ (یعنی زندہ عذاب و بلا میں ڈال دے) (فتاویٰ رضویہ ج 29ص56)

تاریخ کو مانیں یا قرآن کو مانیں؟

آج کچھ لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے خلاف تاریخ کی کتابوں کے کچھ حوالے پیش کرتے ہیں فلاں تاریخ کی کتاب میں یہ لکھا ہوا ہے فلاں تاریخ کی کتاب میں یہ لکھا ہوا ہے ایسے تمام اعتراضات کا مسکت جواب سماعت فرمائیں:

ہم اہل سنت و جماعت کے نزدیک بنیادی اصول چار ہیں قرآن، سنت، اجماع اور قیاس مجتہدین۔

مثنوی

سہ آید اصل شرع اے مومن صاف
کتاب و سنت واجماع اسلاف
قیاس راسخون العلم بر حق
وبا ہر سہ اصل شرع ملحق
تو اگر بیروں روی زیں ہر سہ یک گام
بر افتادی ز راہ دین و اسلام (سبع سنابل، ص51)

یعنی ایسے سچے دل سے ایمان لانے والے شریعت کے تین اصول ہیں قرآن شریف، حدیث شریف اور متقدمین کا اجماع اور مسلم مہارت رکھنے والوں کا قیاس بھی ان تینوں سے ملا ہوا ہے تو تو اگر ان تینوں سے قدم باہر نکالے گا تو دین اور اسلام کے راستوں سے الگ جا پڑے گا۔

دوستان محترم! بارگاہ رسالت میں مقبول کتاب سبع سنابل شریف میں علامہ

میر عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ایک حدیث پاک لکھتے ہیں "اذا رویتم بالحدیث فھو ان کان موافقا فاقبلوه والا فردوه" (سبع سنابل ص50) اللہ کے رسول ﷺ خود ارشاد فرماتے ہیں: جب تمھارے پاس کوئی میری حدیث کا نام لیکر بات لائے تو تم اسے قرآن کے سامنے پیش کرنا اگر وہ قرآن کے موافق ہو تو قبول کر لینا ورنہ اسے چھوڑ دینا۔

آپ اندازہ لگائیں! ہمارے بنیادی اصولوں میں قرآن کے بعد سنت کا نام آتا ہے لیکن صاحب سنت صاحب شریعت نبی علیہ السلام خود ارشاد فرماتے ہیں: کہ اگر کوئی میری حدیث بھی لے کر آئے اور قرآن سے ٹکراؤ پیدا ہو تو اسے چھوڑ دینا، جب قرآن سے حدیث کا ٹکراؤ ہوتا ہو تو اس حدیث کو چھوڑ دینے کا حکم ہے حالانکہ بنیادی اصولوں میں دوسرے نمبر کا اصول حدیث کو لکھا گیا ہے لیکن پھر بھی وہ بات قرآن سے ٹکراتی ہے تو اسے چھوڑنے کا حکم خود صاحب شریعت ﷺ نے عطا فرمایا جب قرآن سے ٹکراؤ ہونے کی صورت میں حدیث کو چھوڑنے کا حکم ہے تو پھر تاریخ کی کتابوں کا قرآن سے ٹکراؤ ہو تو اس تاریخ کو کیوں نہیں چھوڑا جائے گا۔

صحابہ کرام کے بارے میں قرآن کیا کہتا ہے؟

دوستان محترم! وہ صحابہ کرام ہیں جن کے بارے میں قرآن کہتا ہے

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ

وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

اور وہی مراد کو پہنچنے والے۔ Al-Baqara : 5-2

أُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡفَآئِزُونَ

اور وہی مراد کو پہنچے۔ At-Tawba : 20-9

أَنَّهُمۡ هُمُ ٱلۡفَآئِزُونَ

وہی کامیاب ہیں، Al-Mu'minoon : 111-23

أُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصِّدِّيقُونَ

وہی ہیں کامل سچے، Al-Hadid : 19-57

أُولَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ صَدَقُواْ

یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی

أُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُتَّقُونَ

اور یہی پرہیزگار ہیں، Al-Baqara : 177-2

أُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصَّٰدِقُونَ

وہی سچے ہیں۔ Al-Hujurat : 15-49

أُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلرَّٰشِدُونَ

وہی لوگ راہ پر ہیں۔ Al-Hujurat : 7-49

أُولَٰٓئِكَ مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ

اور یہ لوگ لائق ہیں، Al Imran : 114-3

أُولَٰٓئِكَ لَهُمُ ٱلۡخَيۡرَٰتُ

اور انہیں کے لیے بھلائیاں ہیں۔ At-Tawba : 88-9

أُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُؤۡمِنُونَ حَقًّا

یہی سچے مسلمان ہیں، Al-Anfal : 4-8

أُولَٰٓئِكَ حِزۡبُ ٱللَّهِ

یہ اللہ کی جماعت ہے۔ Al-Mujadila : 22-58

أُولَٰٓئِكَ أَصۡحَٰبُ ٱلۡجَنَّةِ

وہ جنت والے ہیں۔ Al-Baqara : 82-2

أُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُهۡتَدُونَ

اور یہی لوگ راہ پر ہیں، Al-Baqara : 157-2

أُولَٰٓئِكَ لَهُمُ ٱلۡأَمۡنُ وَهُم مُّهۡتَدُونَ

انہیں کے لیے امان ہے اور وہی راہ پر ہیں، Al-An'am : 82-6

أُولَٰٓئِكَ لَهُمۡ جَنَّٰتُ عَدۡنٍ

ان کے لیے بسنے کے باغ ہیں۔ Al-Kahf : 31-18

أُولَٰٓئِكَ لَهُمُ ٱلدَّرَجَٰتُ ٱلۡعُلَىٰ

انہیں کے درجے اونچے، Ta-Ha : 75-20

أُولَٰٓئِكَ عَنۡهَا مُبۡعَدُونَ

وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں، Al-Anbiya : 101-21

أُولَٰٓئِكَ يُسَٰرِعُونَ فِي ٱلۡخَيۡرَٰتِ وَهُمۡ لَهَا سَٰبِقُونَ

یہ لوگ بھلائیوں میں جلدی کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انہیں پہنچے،
Al-Mu'minoon : 61-23

أُولَٰٓئِكَ يُجۡزَوۡنَ ٱلۡغُرۡفَةَ

ان کو جنت کا سب سے اونچا بالا خانہ انعام ملے گا، Al-Furqan : 75-25

أُولَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ هَدَىٰهُمُ ٱللَّهُ وَأُولَٰٓئِكَ هُمۡ أُولُواْ ٱلۡأَلۡبَٰبِ

یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت فرمائی اور یہ ہیں جن کو عقل ہیں،

Az-Zumar : 18-39

أُولَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱمۡتَحَنَ ٱللَّهُ قُلُوبَهُمۡ لِلتَّقۡوَىٰ

وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے۔

Al-Hujurat : 3-49

أُولَٰٓئِكَ ٱلۡمُقَرَّبُونَ

وہی مقربِ بارگاہ ہیں، Al-Waqi'a : 11-56

أُولَٰٓئِكَ فِي جَنَّٰتٖ مُّكۡرَمُونَ

یہ ہیں جن کا باغوں میں اعزاز ہوگا، Al-Maarij : 35-70

أُولَٰٓئِكَ أَصۡحَٰبُ ٱلۡمَيۡمَنَةِ

یہ دہنی طرف والے ہیں،Al-Balad : 18-90

أُولَٰٓئِكَ هُمۡ خَيۡرُ ٱلۡبَرِيَّةِ

وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں، Al-Bayyina : 7-98

وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ حَبَّبَ إِلَيۡكُمُ ٱلۡإِيمَٰنَ وَزَيَّنَهُۥ فِي قُلُوبِكُمۡ

لیکن اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کردیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کردیا، Al-Hujurat : 7-49

أُولَٰٓئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ ٱلۡإِيمَٰنَ

یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا۔

Al-Mujadila : 22-58

دوستانِ محترم! بار بار قرآن مجید کی ان آیات کو پڑھیں،

اس کے ترجمے کو سمجھیں اور پھر غور فرمائیں کہ کہاں صحابہ کرام کی قدسی صفت جماعت کی وہ خوبیاں اور کمالات جو قرآن بیان کر رہا ہے اور کہاں تاریخ کی کتابوں کے بے سند جملے، ہم قرآن پر ایمان لائے ہیں، تاریخ پر نہیں۔

سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خاں محدّث بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کے ہر صحابی کی یہ شان، للہ عزوجل بتاتا ہے تو جو کسی صحابی پر طعن کرے اللہ واحد قہار کو جھٹلاتا ہے۔

اور ان کے بعض معاملات، جن میں اکثر حکایات کاذبہ ہیں ارشاد الٰہی کے مقابل پیش کرنا اہلِ اسلام کا کام نہیں۔

رب عزوجل نے اسی آیت حدید میں اس کا منہ بھی بند کردیا کہ دونوں فریق صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھلائی کا وعدہ کرکے ساتھ ہی ارشاد فرمادیا۔

واللہ بما تعملون خبیر۔

اور اللہ کو خُوب خبر ہے جو تم کرو گے۔

بایں ہمہ اس نے تمہارے اعمال جان کر حکم فرمادیا کہ وہ تم سب سے جنت بے عذاب و کرامات و ثواب بے حساب کا وعدہ فرماچکا ہے۔

تو اب دوسرے کو کیا حق رہا کہ ان کی کسی بات پر طعن کرے، کیا طعن کرنے والا، للہ تعالیٰ سے جُدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے؟ اس کے بعد جو کوئی کچھ بکے وہ اپنا سر کھائے اور خود جہنم میں جائے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی، نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں فرماتے

ہیں: جو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرے وہ جہنم کے کُتوں میں سے ایک کُتا ہے۔ (نسیم الریاض الباب الثالث ۳/ ۴۳۰) (فتاویٰ رضویہ جلد 29 ص 363)

ایک مجدد کی نصیحت

اور ان (مشاجرات ونزاعات کی) تفاصیل پر نظر، گمراہ کرنے والی ہے، نظیر اس کی عصمتِ انبیاء علیہم الصلوۃ والثناء ہے کہ اہلِ حق (اہلِ اسلام، اہلسنت وجماعت) شاہراہِ عقیدت پر چل کر (منزل) مقصود کو پہنچے۔ اور ارباب (غوایت واہل) باطل تفصیلوں میں خوض (و ناحق غور) کرکے مغاک (ضلالت اور) بددینی (کی گمراہیوں) میں جا پڑے (فتاویٰ رضویہ جلد 29 ص360)

قرآن کے مقابل تاریخ ماننے کا انجام۔

بنظر واقع سیر میں بہت اکاذیب واباطیل بھرے ہیں کما لایخفی بہرحال فرق مراتب نہ کرنا اگر جنوں نہیں تو بدمذہبی ہے بد مذہبی نہیں تو جنون ہے، سیر جن بالائی باتوں کے لئے ہے اُس میں حد سے تجاوز نہیں کرسکتے اُس کی روایات مذکورہ کسی حیض ونفاس کے مسئلہ میں بھی سننے کی نہیں نہ کہ معاذاللہ اُن واہیات ومعضلات وبے سروپا حکایات سے صحابہ کرام حضور سیدالانام علیہ وعلٰی آلہٖ وعلیہم افضل الصّلاۃ والسلام پر طعن پیدا کرنا اعتراض نکالنا اُن کی شانِ رفیع میں رخنے ڈالنا کہ اس کا ارتکاب نہ کرے گا مگر گمراہ بددین مخالف ومضاد حق تبیین آج کل کے بدمذہب مریض القلب منافق شعار ان جزافات سیر وخرافات تواریخ وامثالہا سے حضرات عالیہ خلفائے راشدین وام المومنین وطلحہ وزبیر ومعاویہ وعمروبن العاص ومغیرہ بن شعبہ وغیرہم اہلبیت وصحابہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مطاعن مردودہ اور ان کے باہمی مشاجرات میں موحش ومہمل حکایات بیہودہ جن میں اکثر تو سرے سے کذب ووا حض اور بہت الحاقات ملعونہ روافض چھانٹ لاتے اور اُن سے قرآن عظیم وارشاداتِ مصطفی ﷺ واجماعِ اُمّت واساطین ملّت کا مقابلہ چاہتے ہیں بے علم لوگ اُنہیں سُن کر پریشان ہوتے یا فکر جواب میں پڑتے ہیں اُن کا پہلا جواب یہی ہے کہ ایسے مہملات کسی ادنیٰ مسلمان کو گنہگار ٹھہرانے کیلئے مسموع نہیں ہوسکتے نہ کہ اُن محبوبانِ خدا پر طعن جن کے مدائح تفصیلی خواہ اجمالی سے کلام اللہ وکلام رسول اللہ مالامال ہیں جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،

امام حجۃ الاسلام مرشد الانام محمد بن محمد بن محمد غزالی قدسہ سرہ العالی "احیاء العلوم شریف" میں فرماتے ہیں:

لاتجوز نسبة مسلم الی کبیرة من غیر تحقیق نعم یجوز ان یقال ان ابن ملجم قتل علیا فان ذلک یثت متواترا ۔

کسی مسلمان کو کسی کبیرہ کی طرف بے تحقیق نسبت کرنا حرام ہے، ہاں یہ کہنا جائز ہے کہ ابن ملجم شقی خارجی اشقی الآخرین نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو شہید کیا یہ بتواتر ثابت ہے۔

حاش للہ اگر مورخین وامثالہم کی ایسے حکایات ادنیٰ قابلِ التفات ہوں تو اہل بیت وصحابہ درکنار خود حضرات عالیہ انبیاء ومرسلین وملٰئکہ مقربین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم اجمعین سے ہاتھ دھوبیٹھنا ہے کہ ان مہملات مخذولہ نے حضرات سعادتنا ومولٰنا آدم صفی اللہ وداؤد خلیفۃ اللہ وسلیمان نبی اللہ ویوسف رسول اللہ سے سیدالمرسلین محمد حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم تک

سب کے بارہ میں وہ وہ ناپاک بیہودہ حکایات موحشہ نقل کی ہیں کہ اگر اپنے ظاہر پر تسلیم کی جائیں تو معاذاللہ اصل ایمان کو رد کر بیٹھنا ہے لاجرم ائمہ ملّت وناصحانِ اُمت نے تصریحیں فرمادیں کہ ان جہال وضلال کے مہملات اور سیر وتواریخ کی حکایت پر ہرگز کان نہ رکھا جائے (فتاویٰ رضویہ ج 5ص583)

تحقیق کے بہانے صحابہ پر تنقید کرنے والے سنیں!

جو قُربِ خدا انہیں حاصل دوسرے کو میسر نہیں۔

اور جو درجات عالیہ یہ پائیں گے غیر کو ہاتھ نہ آئیں گے۔ (اہلسنت کے خواص تو خواص، عوام تک) ان سب کو بالاجمال (کہ کوئی فرد ان کا شمول سے نہ رہ جائے، از اوّل تا آخر) پرلے درجے کا بّرو تقی (نیکو کار متقی) جانتے اور تفاصیل احوال (کہ کس نے کس کے ساتھ کیا کیا اور کیوں کیا، اس) پر نظر حرام مانتے (ہیں) جو فعل (ان حضرات صحابہ کرام میں سے) کسی کا اگر ایسا منقول بھی ہوا جو نظر قاصر (ونگاہ کوتاہ بیں) میں ان کی شان سے قدرے گرا ہوا ٹھہرے(اور کسی کو تاہ نظر کو اس میں حرف زنی کی گنجائش ملے) اسے محمل حسن پر اتارتے ہیں۔ (اور اسے ان کے خلوصِ قلب و حسن نیت پر محمول کرتے ہیں) اور اللہ کا سچا قول "رضی اللہ عنہم" سُن کر آئینہ دل میں زنگ تفتیش کو جگہ نہیں دیتے۔ (اور تحقیق احوال واقعی کے نام کا میل کچیل، دل کے آئینے پر چڑھنے نہیں دیتے) رسول اللہ ﷺ حکم فرماچکے۔

اذا ذکراصحابی فامسکو ا۔

جب میرے اصحاب کا ذکر آئے تو باز رہو۔

سُوءِ عقیدت و بدگمانی کو قریب نہ پھٹکنے دو، تحقیق حال و تفتیش مآل میں نہ پڑو)

ناچار اپنے آقا کا فرمان عالی شان، اور یہ سخت وعیدیں، ہولناک تہدیدیں (ڈراوے اور دھمکیاں) سُن کر زبان بند کرلی اور دل کو سب کی طرف سے صاف کرلیا۔ (اور بلاچونُ و چرا) جان لیا کہ ان کے رُتبے ہماری عقل سے وراء ہیں پھر ہم اُن کے معاملات میں کیا دخل دیں ان میں جو مشاجرات (صورۃ نزاعات و اختلافات) واقع ہوئے ہم ان کا فیصلہ کرنے والے کون؟

گدائے خاک نشینی تو حافظا مخروش رموزِ مملکت خویش خسرواں دانند

(تُو خاک نشین گداگر ہے اے حافظ! شور مت کر کہ اپنی سلطنت کے بھید بادشاہ جانتے ہیں)

(تیرا منہ ہے کہ تُو بولے یہ سرکاروں کی باتیں ہیں)حاشا کہ ایک کی طرف داری میں دوسرے کو بُرا کہنے لگیں، یا ان نزاعوں میں ایک فریق کو دنیا طلب ٹھہرائیں بلکہ بالیقین جانتے ہیں کہ وہ سب مصالح دین کے خواستگار تھے (اسلام و مسلمین کی سربلندی ان کا نصب العین تھی پھر وہ مجتہد بھی تھے ،تو) جس کے اجتہاد میں جو بات دینِ الٰہی و شرع رسالت پناہی جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اصلح وانسب (زیادہ مصلحت آمیز اور احوالِ مسلمین سے مناسب تر) معلوم ہوئی، اختیار کی، گو اجتہاد میں خطا ہوئی اور ٹھیک بات ذہن میں نہ آئی۔ لیکن وہ سب حق پر ہیں (اور سب واجب الاحترام) ان کا حال بعینہ ایسا ہے جیسا فروعِ مذہب میں (خود علمائے اہلسنت بلکہ ان کے مجتہدین مثلاً امام اعظم) ابو حنیفہ (امام) شافعی (وغیرہما) کے اختلافات نہ ہر گز ان منازعات کے سبب، ایک دوسرے کو گمراہ فاسق جاننا نہ ان کا دشمن ہوجانا (جس کی تائید مولیٰ علی کے اس قول سے ہوتی ہے کہ: اخواننا بغوا علینا۔

یہ سب ہمارے بھائی ہیں کہ ہمارے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے۔
مسلمانوں کو تو یہ دیکھنا چاہیے کہ سب حضرات آقائے دو عالم ﷺ کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں، خدا و رسول کی بارگاہوں میں معظم و معزز اور آسمانِ ہدایت کے روشن ستارے ہیں:
اصحابی کالنجوم ۔
(فتاویٰ رضویہ جلد 29 ص253)
اللہ تعالیٰ ہمیں عقائد اہلسنت پر استقامت عطا فرمائے، صحابہ کرام اور اہلبیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے سچی محبت کرنے کی اور ان نفوس قدسیہ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسم

منقبت

مُسَلَّمُ الثُّبوت ہے ، فضیلتِ مُعَاوِیَہ
عیاں ہے شمس کی طرح کرامتِ مُعَاوِیَہ

وہ جس سے روٹھ جائیں تو رسول اُس سے روٹھ جائیں
نبی سے اِس طرح کی ہے قرابتِ مُعَاوِیَہ

خدا کے فضل سے ملی، اُنھیں وہ عظمتِ گراں
کوئی نہ تول پائے گا ، جلالتِ مُعَاوِیَہ

نَسَب میں ہیں تجلیاں قبیلۂ رسول کی
قُریشیت سے بڑھ گئی شرافتِ مُعَاوِیَہ

ہیں ان کی خواہرِ عزیز جملہ مومنوں کی ماں
بڑی شَرَف مآب ہے ، نجابتِ مُعَاوِیَہ

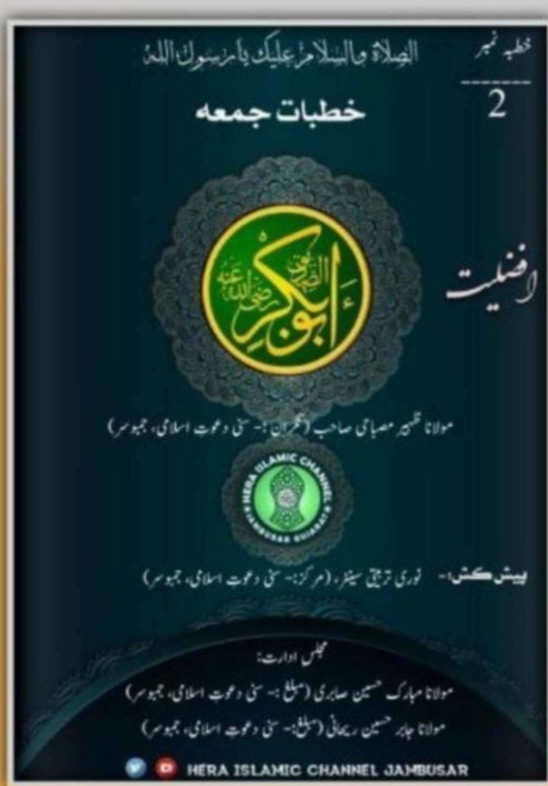
گُلِ حیات انکا ہے صحابیت سے عطر بیز
اِسی لئے ہے نَو بہ نو ، نَضارتِ مُعَاوِیَہ

تمام مومنوں کے آپ پیارے ماموں جان ہیں
ہمیں بہت عزیز ہے ، یہ نسبتِ مُعَاوِیَہ

حَسَن کے دستِ پاک سے بنے خلیفۂ رسول
رضائے آلِ مصطفٰی ، خلافتِ مُعَاوِیَہ

مُعَاوِیَہ کے پیار سے ہمارا بیڑا پار ہے
گناہ بخشوائے گی ، شفاعت مُعَاوِیَہ





رافضیت اور خارجیت کا جال پھیلتا جارہا ہے اور ہماری ذمہ داریاں بھی بڑھتی جارہی ہیں،

آج سنی حلقوں سے رافضیت اور خارجیت کے فتنۂ دراز کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔

عقائد اہلسنت کی حفاظت وپختگی کے لئے ان "خطبات جمعہ" کو بھی اپنے بیانات میں گاہے بگاہے شامل کرتے رہیں!

مبارک حسین صابری نجمی